OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 www.arjish.com ISSN (PRINT): 2707-1200
DOI: https://doi.org/10.53575/u11.v5.04(21)122-139

قرآنی آیات تفکر میں لفظ "فکر": تفسیری جائزۃ

The Word of Thinking in Intellectual verses of Quran: Exegeses Analysis

Dr. Mohsin Khan Abbasi
Lecturer, Department of Islamic Studies, National University of Modern Languages, Islamabad.

Dr. Imtiaz Ahmed
Lecturer, Department of Islamic Studies, National University of Modern Languages, Islamabad.

Received on: 12-10-2021 Accepted on: 13-11-2021

Abstract

The Quranic concept of knowledge and intellect is vital for the understanding of Quranic thought and development. Its origin is available in the main stream of Quranic verses. Every single verse is required to rethink every day and build the idea of Muslim faith, social justice, economic growth, and spiritual enhancement. Many verses of the Holy Quran need an explanation for the readers. For this purpose, different commentaries have been written for the understanding of such verses. These commentaries describe different ideas and dimensions for the reader. In this research article, the word "thinking" and some verses related to "thinking" were selected, in order to understand the different approaches mentioned in different commentaries. This article will explore the way forward for the readers to further enhance the idea of Qur'anic word thinking and its uses and development in the Quran and exegeses.

Keywords: Quranic Verses, Intellect, Thinking, Exegeses

فکر کا لغوی معنٰی:

فکر عربی لفظ ہے اور اس کے عربی لغت میں کئی معانی ہیں۔ فکر مصدر ہے اور تین حروف اصلیہ، ف، ک اور ر پر مشتمل ہے۔ یہ نصر ینصر کے وزن پر ہے۔ اس سے مراد سوچنا، غور و فکر کرنا ہے۔ یہ حاصل مصدر بھی ہے اور اس سے مراد وہ سوچ ہے جو غور و فکر کرنے کے بعد ذہن میں پیدا ہوتی ہے، اور حاصل مصدر ہونے کی صورت میں اس کی جمع افکار ہے۔ اسی طرح نصر ینصر کے علاوہ فکر **فعل یفعل** اور **تفعل یتفعل** کے وزن پر بھی استعمال ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے، فکر فیہ یعنی اس نے اس معاملہ میں خوب سوچ و بچار کی اور تفکر سے مراد تأمل ہے۔ یعنی خوب غور و فکر کیا اور غور و فکر میں تکلف کیا۔ جو شخص بہت زیادہ سوچ بچار کرنے والا ہو اس کو عربی میں ''فکیر''، بہت سوچ و بچار کرنے والا کہا جاتا ہے۔ [1]

اگر کسی چیز میں پوری طرح غور وفکر کی گئی ہو تو عربی میں کہتے ہیں، "فکر فی شیء" یعنی اس نے معاملہ میں پوری طرح غور وفکر کیا اور کبھی تاکید کے لئے " بدقت" کے لفظ کا اضافہ کر کے "فکر فی شیءبدقت" کہا جاتا ہے۔(2)

اسی طرح اگر کسی کو کوئی بھولی ہوئی چیز یاد دلائی ہو تو کہا جاتا ہے "فکرہ بالامر" یعنی اسے فلاں چیز کی یاد دلا دی گئی۔(3)

اسی طرح نئی سوچ و تجویز کیلئے، "فکر جدید" یا "فکرۃ جدیدۃ" کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔(4)

(1) اردو لغات میں فکر کے معانی

1. اردو لغات میں فکر سوچ، خیال، غور، تامل، حاجت ضرورت، اندیشہ اور غم کے معنٰی میں موقع اور محل کے مطابق استعمال ہوتا ہے۔(5)

فرہنگ آصفیہ میں فکر کے مختلف معانی بیان کیے گئے ہیں: ان میں بچار، اندیشہ، خیال، دھیان اور تردد بھی شامل ہیں۔(6)

فکر کے یہ مختلف معانی، فکر کی مختلف صورتوں کی وجہ سے ہیں۔ فکر ذہن کی وہ صلاحیت ہے، جو سوچتی ہے۔ جس میں کبھی سوچ کا معیار صرف سطحی ہے اور کبھی دقیق، کبھی یہ فکر مستقبل کے خوف سے متعلق ہوتی ہے اور کبھی ماضی کے دریچے میں نظر آنے والی اس کرب کی ہوتی ہے جو کبھی منصہ شہود پر موجود تھی لیکن اب ماضی کا حصہ ہے اور شعور میں آجائے تو درد و غم کا احساس دلاتی ہے۔ کبھی یہ فکری سوچ ایک مخصوص زاویے سے تدبر کے ذریعے سے نئی فکر کی تخلیق بھی کرتی ہے۔

(2) انگریزی لغات میں فکر کے معانی

انگریزی لغات یا Dictionaries میں فکر کے درج ذیل معنٰی بیان کیے گئے ہیں۔

Intellect " " " Thinking, Thought, Judgment, mind, Sense, Consideration, Idea, "Counseling کے معانی بتائے گئے ہیں۔(7)

فکر کے معنی کو اگرچہ انگریزی لغات میں مختلف الفاظ سے بیان کیا گیا ہے لیکن ان سب سے مراد غور و فکر، تدبر، فہم و فراست، وجدان اور سوچ ہے۔ اور یہ سارے معانی فکر کے مختلف زاویوں کو اجاگر کرتے ہیں۔

جیسے انگریزی میں کہا جاتا ہے،

"The greatest minds have brought their intellectual powers to bear on the problems." (8)

ترجمہ: "اعلیٰ ترین ذہنی قابلیتوں کے حامل اپنی صلاحیتوں کو مسائل کے حل کیلئے بروئے کار لاتے ہیں۔"

انگریزی لغات میں کسی گروہ کی مجموعی ذہنیت، فکر، سوچ کو اور اسی طرح فہم و گیان، سمجھ اور قوت متخیلہ، "یعنی سمجھنے کی قوت" کو "Intellect" کہا گیا ہے اور اسی وجہ سے Intellectual معنٰی، تعمیری تفکر میں مشغول، صاحب دانش، صاحب عقل اور روشن خیال

انسان کے ہیں۔(9)

فکر کے لفظ کو اردو، عربی اور انگریزی لغات کی روشنی میں دیکھنے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ فکر سوچنے کی قوت، غور و فکر اور تدبر کو کہا جاتا ہے۔ فکر مادی ہوتی ہے اور اس کی ضرورت بھی مسلم ہے، جو اس دنیا کے نئے راز اور نئے انکشافات کرتی ہے۔ مگر ساتھ ہی روحانی بھی اور اس کا بھی مقام و مرتبہ ہے۔ فکر یعنی قوت متخیلہ کبھی دنیا کے سربستہ راز کھولنے میں مصروف ہے تو کبھی حقیقی دنیا کے اسرار میں گم ہے۔ علامہ اقبالؒ نے فکر کے مفہوم کو بیان کرتے ہوئے فکر مادی اور فکر روحانی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

کافر کی یہ پہچان کہ آفاق میں گم ہے
مومن کی یہ پہچان کہ گم اس میں ہیں آفاق (10)

فکر ہر سمت ہر جا اپنا منفرد وجود برقرار رکھتی ہے۔ یہ ہر طرف بکھری ملتی ہے۔ یہ منظور نظر ہے اس دماغ کی جسے اس کی تلاش ہے۔ جسے نئے راز جاننے کا شوق ہے۔ یہ مختلف تہذیبوں کی عکاس ہے یہ تمدن کا معیار ہے۔ یہ منظم معاشرے کی شناسائی ہے۔ یہ معلوم سے مجہول کو پانے کا نام ہے۔

قرآنی آیات تفکر میں لفظ فکر کا تحقیقی مطالعہ

قرآن مجید میں لفظ فکر کو کئی صیغوں کے ساتھ اللہ تبارک و تعالیٰ نے بیان کیا ہے۔ اسی لیے ہر صیغے کی ماہیت اور اس کے صرفی و نحوی اطلاقات مختلف ہوتے ہیں۔ جن کی بنا پر ان کا مختلف ترجمہ و تفسیر کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے لفظ فکر کو کہیں غور و غوص کے لیے بیان کیا ہے، کسی جگہ پر، فہم، فراست اور کہیں غایت درجہ کے سوچ و بچار کے معانی میں بیان کیا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے درج ذیل آیت مبارکہ میں پہلے اپنے احکامات کی بیان فرمایا اور پھر تلقین فرمائی کے اس بارے میں سوچا جائے اور سمجھا جائے کہ یہ احکامات کیوں بیان کیے ہیں؟

1. لفظ فکر پر پہلی آیت سورۃ البقرۃ کی ہے۔ جس کی تفسیر میں امام ابن حجر العسقلانی ایک حدیث مبارکہ لائے ہیں جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شراب کے حکم کے بارے میں دعا فرمائی ہے۔ اے ہمارے اللہ! ہمارے لیے شراب کا شافی حکم دے، کیوں کہ یہ مال اور عقل کو لے جاتی ہے۔ تو! اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ کو نازل فرمایا۔

أخرج ابن أبي شيبة وأحمد وعبد بن حميد وأبو داود والترمذي وصححه والنسائي وأبو يعلى وابن جرير وابن المنذر وابن أبي حاتم والنحاس في ناسخه وأبو الشيخ وابن مردويه والحاكم وصححه والبيهقي والضياء المقدسي في المختارة عن عمر أنه قال : اللهم بين لنا في الخمر بيانا شافيا فإنها تذهب المال والعقل-،---[11]

1) يسألونك عن الخمر والميسر قل فيهما إثم كبير ومنافع للناس وإثمهما أكبر من نفعهما ويسألونك ماذا ينفقون قل العفو كذلك يبين الله لكم الآيات لعلكم تتفكرون [12]

اس آیت مبارکہ کے آخری حصے کی تفسیر کے بارے میں امام ابن حجر لکھتے ہیں: **في الدنيا والآخرة يعني في زوال الدنيا وفنائها وإقبال الآخرة وبقائها** اس سے انسان کا نقصان یہ ہے کہ دنیا میں زوال آجاتا ہے اور زندگی تباہ ہو جاتی ہے اور آخرت میں اس کا عزت اور بقا جاتی رہے گی۔ یہی وجہ ہے کہ انسان کو شراب کی حرمت کے بارے میں سوچنا چاہیے کہ اسے کیا چیز حاصل کرنی ہے۔ وہ دنیا کی ذلت اور آخرت میں شرمندگی و عذاب چاہتا ہے یا دنیا کی بھلائی اور آخرت میں بقا چاہتا ہے۔ یہ تبھی ممکن ہے جب انسان اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدوں کو قائم و دائم رکھے۔

2. اگلی آیت مبارکہ بھی سورۃ البقرۃ کی ہے اور شیخ السعدی اپنی تفسیر السعدی میں اس آیت مبارکی کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ انسان کو سمجھ آجائے کہ کثرت مال اور اسباب آخرت میں حسرت و یاس کا باعث ہو سکتے ہیں تو وہ عقل والا ہے۔ اگر انسان میں ایمان اور عقل میں کمزور ہو تو وہ کثرت مال اور جسامت کو ہی سب کچھ سمجھ لیتا ہے اور اس سے پاگلوں جیسے اعمال صادر ہوتے ہیں اور سوائے حسرت و یاس کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے غور و فکر کا درس دیا ہے۔

لو علم الإنسان وتصور هذه الحال وكان له أدنى مسكة من عقل لم يقدم على ما فيه مضرته ونهاية حسرته ولكن ضعف الإيمان والعقل وقلة البصيرة يصير صاحبه إلى هذه الحالة التي لو صدرت من مجنون لا يعقل لكان ذلك عظيما وخطره جسيما، فلهذا أمر تعالى بالتفكر وحث عليه، [13]

2) أيود أحدكم أن تكون له جنة من نخيلٍ وأعنابٍ تجري من تحتها الأنهار له فيها من كل الثمرات وأصابه الكبر وله ذرية ضعفاء فأصابها إعصار فيه نار فاحترقت كذلك يبين الله لكم الآيات لعلكم تتفكرون[14]

3. امام ابن حجر العسقلانی اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں ایک حدیث مبارکہ لائے ہیں، جس میں اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک نداد ینے والا قیامت کے دن ندا دے گا کہ عقل رکھنے والے کہاں ہیں؟ تو پوچھا جائے گا کہ کون سے عقل والے چاہتے ہو، تو وہ یہ آیت پڑھے گا اور اسے ایک جھنڈا دے دیا جائے گا اور قوم اس جھنڈے کے پیچھے اس کی اتباع کرے گی اور ان سے کہا جائے گا اس میں (یعنی جنت) ہمیشہ ہمیشہ کے لیے داخل ہو جاؤ۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ينادي مناد يوم القيامة أين أولوا الألباب قالوا : أي أولوا الألباب تريد قال !الذين يذكرون الله قياما وقعودا وعلى جنوبهم ويتفكرون في خلق السماوات والأرض ربنا ما خلقت هذا باطلا سبحانك فقنا عذاب النار! عقد لهم لواء فاتبع القوم لواءهم وقال لهم : ادخلوها خالدين [15]

3) الذين يذكرون الله قيامًا وقعودًا وعلى جنوبهم ويتفكرون في خلق السماوات والأرض ربنا ما خلقت هذا باطلًا سبحانك فقنا عذاب النار[16]

یہ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں غور و فکر کرتے ہوں گے اور دنیا میں غور و فکر کے بعد یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب تو نے یہ دنیا بے مقصد نہیں بنائی۔ تیری ذات پاک ہے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔ جو اللہ تعالیٰ کی یاد بیٹھتے اٹھتے اور لیٹے ہوئے کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ ان کو انعام میں اپنی اپنی بہشتوں میں جھنڈے کے ساتھ داخل فرمادے گا۔

4. امام ابن ابی حاتم اپنی تفسیر میں سورۃ الانعام کی آیت نمبر 50 کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ قرآن مجید کے مطابق اندھا وہ کفر کرنے والا ہے جو دین اسلام کی حقانیت کو نہ سمجھے۔ جو اللہ تعالیٰ کے حکم کو اور اس کی نعمت کو نہ سمجھے وہ اندھا ہے۔ **قل هل يستوى الاعمى والبصير ، والاعمى:الكافر الذين عمي،عن حق اله وامره ، ونعمة عليه .قوله تعالى : والبصيرافلا تتفكرون۔**[17]

دیکھنے والا وہ ہے جس نے دین اسلام کی روشنی کو دیکھا اور اللہ تعالیٰ نے جس کو وہ بصارت دی جو نفع والی ہے۔ نفع سے مراد اللہ تعالیٰ کو واحد جاننا اور اطاعت رب پر عمل پیرا ہونا ہے اور اس سے نفع حاصل کرنا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسے دیا ہے۔

البصير : العبد المؤمن ابصر بصرا نافعا ، فوحد الله وحده ، وعمل بطاعة ربه ، وانتفع بما اتاه الله[18]

4) **قل لا أقول لكم عندي خزائن الله ولا أعلم الغيب ولا أقول لكم إني ملك إن أتبع إلا ما يوحى إلي قل هل يستوي الأعمى والبصير أفلا تتفكرون**[19]

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو دعوت فکر دی ہے کہ وہ سمجھیں کہ کیا شے ہے کہ جس کی وجہ سے وہ بصارت والے ہوں گے اور کس چیز نے ان کو اندھا بنا رکھا ہے۔ مال و دولت خزانے اور انہونی باتیں غیر مرئی مخلوقات جیسا طرز عمل اور ان سے نفع حاصل کرنا اندھا پن ہے۔ اس کے مقابلے میں اللہ کے رسول ﷺ کی اتباع کرنا اور وحی الٰہی کی پیروی ہی اصل نفع ہے۔ یہ فرق صرف وہی سمجھ سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی ان باتوں میں غور و فکر کرنے والا ہے۔

5. سورۃ الاعراف کی آیت 176 میں اللہ تعالیٰ نے مثال کے زریعے غور و فکر کی دعوت دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جسے چاہا بلند کیا اور عزت دی مرتبہ دیا مگر اس نے اپنے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے خواہش نفس کی پیروی کی تو اس کی مثال ایک کتے جیسی ہے کہ وہ حریص ہی ہوتا ہے چاہے ملے چاہے نہ ملے اس کی خواہش نفس کبھی پوری نہیں ہوتی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مثال کے زریعے سمجھایا کہ انسان کو کتے جیسی خواہشات نفس کی پیروی نہیں کرنی چاہیے بلکہ اتباع کامل کرنی چاہیے تاکہ اس وہ بلندی جو اللہ تعالیٰ نے اس کو عنایت فرمائی ہے، اس کا حق ادا ہو سکے۔

5) **ولو شئنا لرفعناه بها ولكنه أخلد إلى الأرض واتبع هواه فمثله كمثل الكلب إن تحمل عليه يلهث أو تتركه يلهث ذلك مثل القوم الذين كذبوا بآياتنا فاقصص القصص لعلهم يتفكرون**[20]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ آیت مبارکہ علماء پر شدید ترین آیات میں سے ہے۔ وہ علماء جن کا مقصود اپنے علم سے دنیا کو حاصل کرنا ہے اور شہوت نفس ہے اور خواہشات کی پیروی ہے۔ یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خاص کر لیا ہے اپنے بندے کو اپنی ایات سے اپنی حکمت سے اور اس کا علم اسم اعظم ہے اور اس کی دعاؤں کو مستجاب فرمایا ہے۔ مگر پھر بھی وہ خواہشات کی پیروی کرتا ہے اور دنیا کی چیزوں پر آخرت کے عوض راضی ہوتا ہے۔ اس کو چھوڑ دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کو عطا فرمایا ہے تو ایسے عالم کے لیے دنیا اور آخرت کا خسارۃ ہے۔

یہ خسارہ اس کے لیے ہے جو قبول کرلے دنیا کی میل کو اور خواہشات نفس کو اس کے بدلے میں جو اللہ تعالیٰ نے اسے عزت دی اور ورع عنایت فرمائی اور مضبوط علم عنایت فرمایا اور اسے اپنے نفس کے عیب دکھائے۔

و قال ابن عباس: وهذه الآية من أشد الآيات على العلماء الذين يريدون بعلمهم الدنيا وشهوات النفس ويتبعون الهوى وذلك لأن الله عز وجل خص هذا الرجل بآياته وحكمته وعلمه اسمه العظم وجعل دعاءه مستجاباً ثم إنه اتبع هواه وركن إلى الدنيا ورضي بها عوضاً عن الآخرة نزع منه ما كان أعطيه وانسلخ من الدين فخسر الدنيا والآخرة ومن الذي يسلم من الميل إلى الدنيا واتباع الهوى إلا من عصمه الله بالورع وثبته بالعلم وبصره بعيوب نفسه.[21]

جنہیں اللہ تعالیٰ نے عزت دی اور تقویٰ و ورع عنایت فرمایا اور مضبوط علم دیا پھر انہیں اپنے نفس کے عیب دکھائے۔ یہی صاحبان علم ،صاحبان تقویٰ ورع ہوتے ہیں۔ انہی کے دامن میں نیکی، خواہش آخرت اور عنایت اخروی کی طلب ہوتی ہے۔ یہی بندگان خدا ہیں۔ ان کے برعکس خواہش نفس کے پیروکار شدت کے لالچی ہیں اور ان کے دامن میں زیادہ پالینے کی طلب کے سوا کچھ بھی نہیں۔

6. سورۃ الاعراف کی 184 آیت مبارکہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی غور وفکر کی دعوت دی ہے۔ جو لوگ بغیر عقل استعمال کیے رسالت کا انکار کرتے اور حضور نبی محتشم ﷺ پر اعتراض لگاتے ان کا رد اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اپنی روش پر غور کرنے پر مجبور کیا ہے۔ سوالیہ انداز میں پوچھا: کیا تم سوچتے سمجھتے نہیں ہو؟ ہر چیز کا انکار کرنا اور بہتان لگانا درست نہیں۔ غور کرو یہ جو رسول ﷺ ہیں یہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ انہیں کوئی جنون نہیں ہوا بلکہ یہ تو وہ ہیں جو حق کے ساتھ حق کی طرف بلاتے ہیں۔

6) أولم يتفكروا ما بصاحبهم من جنةٍ إن هو إلا نذير مبين[22]

يقول تعالى: { أولم يتفكروا } هؤلاء المكذبون بآياتنا { ما بصاحبهم } يعني محمدًا –صلوات الله وسلامه عليه (1) { من جنةٍ } أي: ليس به جنون، بل هو رسول الله حقًا دعا إلى حق، { إن هو إلا نذير مبين } أي: ظاهر لمن كان له قلب ولب يعقل به ويعي به،[23]

حضور نبی اکرم ﷺ کا حق کے ساتھ حق کی طرف بلانا اس لیے ہے کہ وہ بندوں کو رب کی طرف لے جائیں۔ مگر یہ ظاہر اسی کے لیے ہے جو خلوص والا دل رکھتا ہو جس سے سمجھے اور ادراک حاصل کرے۔

7. سورۃ یونس کی اس آیت مبارکہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے بندوں کو اس کائنات کے راز، جسے زندگی کہا جاتا ہے، پر غور وفکر کی دعوت دی ہے۔ زندگی کی مثال ایسے ہی ہے جیسے آسمان سے گرتا ہوا پانی ہے۔ اگر انسان شعور کی آنکھ سے دیکھے تو وہ زندگی کی حقیقت اور اپنے رب کی قدرت کو جان لے گا۔ جو آسمان سے بارش برسا کر مٹی سے سبزہ اگاتا ہے، جسے تمام لوگ اور جانور کھاتے ہیں۔ اگر کسی وجہ سے یہ سرکل رک جائے تو یقیناً دنیا میں تباہی آجائے گی۔

7) إنما مثل الحياة الدنيا كماءٍ أنزلناه من السماء فاختلط به نبات الأرض مما يأكل الناس والأنعام حتى إذا أخذت الأرض زخرفها وازينت وظن أهلها أنهم قادرون عليها أتاها أمرنا ليلًا أو نهارًا فجعلناها حصيدًا كأن لم تغن بالأمس

كذلك نفصل الآيات لقومٍ يتفكرون[24]

سورۃ یونس کی اس آیت مبارکہ کی تفسیر کرتے ہوئے امام الطبری لکھتے ہیں: یہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنی آیات کی تفصیل کا ذکر تفکر کرنے والے لوگوں کے لیے کیا، اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے لوگو! جیسا کہ ہم نے تمھیں دنیا کی مثال دی اور اس کا حکم اور کام سمجھایا اسی طرح ہم بیان کرتے ہیں ان کے لیے جو ہماری دلیلوں اور حجتوں کو پر غور و فکر کرتے ہیں، نظر رکھتے اور اعتبار کرتے ہیں۔ ہم نے ان میں سے اہل فکر کو خاص کر لیا ہے، کیوں کہ وہ کاموں میں فرق کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور ان حقائق کو جاننے کی کوشش کرتے ہیں جو شبہ کی صورت میں ان کے دل پر وارد ہوتا ہے۔

يقول الله جل ثناؤها:(كذلك نفصل الآيات لقوم يتفكرون) ، يقول: كمبينا لكم أيها الناس ، مثل الدنيا وعرفناكم حكمها وأمرها، كذلك نبين حججنا وأدلتنا لمن تفكر واعتبر ونظر.وخص به أهل الفكر، لأنهم أهل التمييز بين الأمور، والفحص عن حقائق ما يعرض من الشبه في الصدور.[25]

8. سورۃ الرعد کی اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے زمین کا ذکر فرمایا، پہاڑوں کا نہروں کا اور ان میں سے نکلنے والے فائدے کی چیزوں کا ذکر فرمایا کہ انسان سوچے اور سمجھے اور اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی چیزوں پر غور و فکر کرے۔

8) وهو الذي مد الأرض وجعل فيها رواسي وأنهارًا ومن كل الثمرات جعل فيها زوجين اثنين يغشي الليل النهار إن في ذلك لآياتٍ لقومٍ يتفكرون[26]

امام خازن اس آیت مبارکہ کی تفسیر لکھتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنی واحدانیت پر دلائل دیتے ہوئے کہا کہ اسی نے زمین کو آسمان کو اور جو کچھ اس میں موجود ہے اس کو تخلیق کیا۔ زمین کو بچھونا بنا دیا، پہاڑوں کو کو اس میں جما دیا، حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس پہاڑ کو سب سے پہلے زمین پر نصب کیا گیا وہ جبل ابو قبیس تھا۔ نہروں کو جاری فرمایا جس میں مخلوق کے لیے نفع ہے، پھر جوڑے بنائے جو طرح طرح کی انواع کے ہیں۔ دن اور رات ایک دوسرے کو ڈھانپ لیتے ہیں، جیسا کہ لباس پہننا ہے۔ رات آنے پر دن پر سیاہ لباس آ جاتا ہے اور دن آنے پر سفید لباس زیب تن کر لیتا ہے۔ یہ جو عجائبات دنیا ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی واحدانیت کی دلیلیں ہیں۔ مگر ان لوگوں کے لیے جو تفکر کرتے ہیں۔ جو چیزوں سے اس کے بنانے والے کا استدلال کرتے ہیں، سبب سے مسبب کی طرف جاتے ہیں۔

فکر کا مطلب ہی اشیاء کی طلب میں دلوں کا پھرنا ہے۔ صاحب مفردات فرماتے ہیں: فکر علم سے معلوم کی طرف لے جانے والی ہے اور غور و فکر وہ مادہ ہے جو حسب نظر اور عقل ہے۔ یہ انسانوں میں پایا جاتا ہے، جانوروں میں نہیں ہے۔

(قوله تعالى : (وهو الذي مد الأرض (لما ذكر الدلالة على وحدانيته و كمال قدرته وهي رفع السمأوات بغير عمد , وذكر أحوال الشمس والقمر أردفها بذكر الدلائل الأرضية , فقال : وهو الذي مد الأرض أي بسطها على وجه الماء رواسي (يعني جبالاً ثابتة , يقال : رسا الشيء يرسو إذا ثبت وأرساه غير أثبته قال ابن عباس : كان أبو قبيس أول جبل وضع على الأرض) وأنهاراً (, يعني وجعل في الأرض أنهاراً جارية لمنافع الخلق) ومن كل الثمرات جعل فيها زوجين

اثنين (يعني صنفين اثنين أحمر وأصفر وحلواً وحامضاً) يغشي الليل النهار (, يعني يلبس النهار ظلمة الليل ويلبس الليل ضوء النهار) إن في ذلك (يعني الذي تقدم ذكره من عجائب صنعته وغرائب قدرته الدالة على وحدانيته) لآيات (أي دلالات) لقوم يتفكرون (يعني فيستدلون بالصنعة على الصانع , وبالسبب على المسبب , والفكر هو تصرف القلب في طلب الأشياء , وقال صاحب المفردات : الفكر قوة مطرقة للعلم إلى المعلوم , والتفكر جريان تلك القوة بحسب نظر العقل , وذلك للإنسان دون الحيوان[27]

9. سورۃ النحل کی اس آیت مبارکہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے پانی، کھیتیوں اور زراعت کا ذکر کرکے غور وفکر کی دعوت دی ہے۔ وہی رب ہے جس نے انسانوں کے لیے اور حیوانات کے لیے پانی برسایا کھیتیاں اگائیں اور اقسام وانواع کے پھل پیدا کیے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی ذات پر روشن نشانیاں ہیں۔ اسی ذات کی طرف لے کر جاتی ہیں، مگر ان کے لیے جو شعور رکھتے اور غور وفکر کرتے ہیں۔

9) ينبت لكم به الزرع والزيتون والنخيل والأعناب ومن كل الثمرات إن في ذلك لآيةً لقومٍ يتفكرون[28]

اللہ تبارک وتعالیٰ نے پانی نازل فرمایا اور اس کی بدولت زراعت ہوتی ہے، جس سے کھیتیاں اور وادیاں سرسبز وشاداب ہوتی ہیں۔ اسی سے طرح طرح کے پھل نکلتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں جو اس سے فضل پر دلالت کرتی ہیں اور اس کی ذات پر دلیل ہیں، خصوصاً ان پر جو اس کا انکار کرتے ہیں۔ یہ واضح دلیلیں ہیں اور نشانیاں ہیں ان کے لیے جو تفکر کرنے والے ہیں اس کی دلیلوں پر اور اللہ تعالیٰ کی مواعظت پر اعتبار کرنے والے ہیں۔

يقول تعالى ذكره: ينبت لكم ربكم بالماء الذي أنزل لكم من السماء زرعكم وزيتونكم ونخيلكم وأعنابكم ،(ومن كل الثمرات) يعني من كل الفواكه غير ذلك أرزاقا لكم وأقواتا وإداما وفاكهة، نعمة منه عليكم بذلك وتفضلا وحجة على من كفر به منكم(إن في ذلك لآيةً) يقول جل ثناؤه: إن في إخراج الله بما ينزل من السماء من ماء ما وصف لكم(لآيةً) يقول: لدلالة واضحة ، وعلامة بينة(لقومٍ يتفكرون) يقول: لقوم يعتبرون مواعظ الله ، ويتفكرون في حججه،.[29]

10. آیات، نشانیوں اور واضح بیان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اس ذکر یعنی قرآن مجید کو نازل کیا، تاکہ تمام اشکالات رفع ہو جائیں اور صاحبان علم ودانش اپنی استعداد اور قابلیت کے ساتھ اس خزانے میں سے اپنا حصہ وصول کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ہم نے یہ ذکر نازل کیا، یعنی قرآن مجید کو نازل کیا اور اس لیے کیا کہ بندے دینی امور میں اور دنیاوی امور میں اس کے محتاج تھے۔ ظاہری طور پر بھی اور باطنی ضروریات بھی تھیں، لہذا ان ضروریات کو پورا کرنے کے لیے قرآن مجید کی آیات کو بیان کیا تاکہ وہ اس میں غور وفکر کریں اور اس میں سے اپنے علم کے جوہر کو اپنی استعداد کے مطابق اور اپنی شان کے مطابق حاصل کر سکیں۔

قال تعالى: { وأنزلنا إليك الذكر } أي: القرآن الذي فيه ذكر ما يحتاج إليه العباد من أمور دينهم ودنياهم الظاهرة والباطنة، { لتبين للناس ما نزل إليهم } وهذا شامل لتبيين ألفاظه وتبيين معانيه،{ ولعلهم يتفكرون } فيه فيستخرجون من كنوزه وعلومه بحسب استعدادهم وإقبالهم عليه.[30]

10) بالبينات والزبر وأنزلنا إليك الذكر لتبين للناس ما نزل إليهم ولعلهم يتفكرون [31]

اسی آیت مبارکی کی تفسیر کرتے ہوئے امام قرطبیؒ اپنی تفسیر الجامع لاحکام القرآن میں لکھتے ہیں: حضور نبی مکرم ﷺ **مبین** یعنی بیان کرنے والے ہیں، آپ ﷺ، جو اللہ تعالیٰ کی مراد ہے اس کو واضح کرتے ہیں، جو کتاب میں مذکور ہیں اور نماز اور زکوۃ کے اور اس کے علاوہ جتنے معاملات جن کی تفصیل موجود نہیں ہے قرآن مجید میں اس کو بیان کرنے والے ہیں۔

فالرسول صلى الله عليه وسلم مبين عن الله عز وجل مراده مما أجمله في كتابه من أحكام الصلاة والزكاة ، وغير ذلك مما لم يفصله. [32]

اللہ تعالیٰ نے اس سے قبل آیت مبارکہ میں اور اس میں اپنی ایک چھوٹی سی تخلیق کی مثال سے غور وفکر کرنے والوں کو متوجہ کیا ہے۔ کیسے ایک مکھی جسے شعور ملا وہ مختلف الانواع پھولوں کے رس چوستی ہے اور اس میں سے شہد نکلتا ہے۔ یہی غور وفکر کرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔

11. اللہ تعالیٰ نے اس مخلوق کو بھی ایک فکر سے نوازا ہے اور وہ مختلف انواع واقسام کے پھولوں سے اپنا حصہ وصول کرتی ہے۔ یہ فکر اس کو کس نے دی؟ کہ وہ پہاڑوں میں اپنا گھر بنائے، پھر رس چوسے اور اس میں سے شہد پیدا کرے۔ یقیناً رب تعالیٰ کی ذات کے علاوہ کوئی ایسی کاریگری کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ یہ نشانی ان لوگوں کے لیے کافی ہے جو غور فکر اور شعور سے ہدایت پاتے ہیں۔

11) ثم كلي من كل الثمرات فاسلكي سبل ربك ذللًا يخرج من بطونها شراب مختلف ألوانه فيه شفاء للناس إن في ذلك لآيةً لقومٍ يتفكرون [33]

امام السعدی اس آیت مبارکہ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: شہد کی مکھی کی تخلیق میں جو بظاہر چھوٹی ہے ایک عجیب طرح کی ہدایت پوشیدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس چھوٹی سی مخلوق کو ہدایت دی۔ اس کے لیے چوسنا آسان بنایا پھر وہ اپنے گھر کی طرف لوٹتی ہے۔ اس کے پیٹ میں سے شہد نکلتا ہے جو لذیز بھی ہے اور مختلف رنگوں اور ذائقوں کے باوجود میٹھا اور پینے کے لائق ہے۔ اس میں بہت سارے امراض کی شفا بھی ہے۔ یہ چھوٹی سی مخلوق اللہ تعالیٰ کے کمال عنایت کی دلیل ہے اور اس لطف وکرم کی دلیل ہے جو وہ اپنے بندوں پر کرتا ہے۔ یہ محبت یہ لطف وکرم اور یہ عنایت متقاضی ہے اس بات کی کہ صرف وصرف اللہ جل مجدہ کی ذات سے ہی محبت کی جائے اور اس کے سوا کسی کو نہ پکارا جائے۔

في خلق هذه النحلة الصغيرة، التي هداها الله هذه الهداية العجيبة، ويسر لها المراعي، ثم الرجوع إلى بيوتها التي أصلحتها بتعليم الله لها، وهدايته لها ثم يخرج من بطونها هذا العسل اللذيذ مختلف الألوان بحسب اختلاف أرضها ومراعيها، فيه شفاء للناس من أمراض عديدة. فهذا دليل على كمال عناية الله تعالى، وتمام لطفه بعباده، وأنه الذي لا ينبغي أن يحب غيره ويدعي سواه. [34]

12. امام السعدی لکھتے ہیں: کیا یہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا انکار کرتے ہیں، ان کی اپنی جانوں میں واضح نشانی نہیں ہیں جس

سے معرفت حاصل کریں؟انہیں اللہ تعالیٰ نے عدم سے وجود عطا فرمایا ہے پھر ایک نطفہ سے پروان چڑھا کر گوشت پوست کا آدمی بنادیا۔اس میں روح پھونکی۔کیا ہی نشانی ان کے لیے کافی نہیں ہے۔

أفلم يتفكر هؤلاء المكذبون لرسل الله ولقائه { في أنفسهم } فإن في أنفسهم آيات يعرفون (1) بها أن الذي أوجدهم من العدم سيعيدهم بعد ذلك وأن الذي نقلهم أطوارا من نطفة إلى علقة إلى مضغة إلى آدمي قد نفخ فيه الروح[35]

اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان بنائے اور جو کچھ اس کے درمیان میں ہے بنایا اور سب کچھ ایک مقررۃ وقت تک ہے۔کیا یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ملنے والے نہیں ہیں؟ ہر گز نہیں،اس کا سامنا ہر کسی کو کرنا ہوگا۔جو کافر ہیں انہیں بھی کرنا ہے۔

12) أولم يتفكروا في أنفسهم ما خلق الله السماوات والأرض وما بينهما إلا بالحق وأجلٍ مسمى وإن كثيرًا من الناس بلقاء ربهم لكافرون [36]

تفسیر ابی السعود میں امام السعود لکھتے ہیں: بہت سارے لوگ جن کو یہ غور وفکر کا درس دیا جارہا ہے اور انہیں خواب غلفت سے بیدار کرنے کے لیے راہنمائی دی جارہی ہے زمین وآسمان کی تخلیق کا ذکر کرتے ہوئے،ان میں سے اکثر منکر ہیں۔ان کی جزا اللہ تعالیٰ کے پاس ہے جو جلد انہیں پہنچنے والی ہے۔

ان اكثرهم غير مقتصرين على ما ذكر من الغفلة عن احوال الآخرة والاعراض عن التفكر فيما يرشدهم الى معرفتها من خلق السموات والارض وما بينهما من المصنوعات بل هم منكرون جاحدون بلقاء حسابه تعالى وجزائه بالبعث[37]

13. سورۃ الروم کی تفسیر کرتے ہوئے علامہ ابن کثیر الدمشقی لکھتے ہیں: یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے اپنی قدرت کاملہ سے چیزوں کو مقابلے میں پیدا کیا ہے۔یہ آیات کریمہ اسی متابعت کی دلیلیں ہیں کہ ان آیات مبارکہ میں چیزوں کی تخلیق اور ان کے مد مقابل اشیاء کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔یہ تمام تخلیقات اللہ تعالیٰ کے کمال قدرت کی دلیلیں ہیں۔جیسے بیج میں سے پودے نکلتے ہیں اور انہی پودوں میں سے بیج،اور انڈے مرغیوں سے پیدا ہوتے ہیں اور انہی انڈوں سے مرغیاں،ایسے ہی انسان کے اندر بھی ایک نطفے کی تخلیق ہوتی ہے اسی نطفے سے انسان تخلیق ہوتا ہے۔پھر انسان کبھی کافر سے مؤمن اور مؤمن سے کافر ہو جاتا ہے۔

هو ما نحن فيه من قدرته على خلق الأشياء المتقابلة. وهذه الآيات المتتابعة الكريمة كلها من هذا النمط، فإنه يذكر فيها خلقه الأشياء وأضدادها، ليدل خلقه على كمال قدرته، فمن ذلك إخراج النبات من الحب، والحب من النبات، والبيض من الدجاج، والدجاج من البيض، والإنسان من النطفة، والنطفة من الإنسان، والمؤمن من الكافر، والكافر من المؤمن.[38]

13) ومن آياته أن خلق لكم من أنفسكم أزواجًا لتسكنوا إليها وجعل بينكم مودةً ورحمةً إن في ذلك لآياتٍ لقومٍ يتفكرون [39]

اسی تسلسل کو برقرار رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے انسان اور ازواج کا ذکر کیا ہے۔امام ابن کثیر کے مطابق "اللہ تعالیٰ نے اپنی اس قدرت کا ذکر فرمایا کہ انسان کے جنس میں سے ہی انسان کے اندر سے اللہ نے عورت کو پیدا کیا" اور پھر اس سے دوسرے مرد وزن کی تخلیق فرمائی۔

{ ومن آياته أن خلق لكم من أنفسكم أزواجًا } أي: خلق لكم من جنسكم إناثا يكن لكم أزواجا، [40]

یہ بھی ان لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو لوگ تفکر کرنے والے ہیں۔ ہمارے معاشروں میں بالعموم یہ نہایت عام سی بات سمجھی جاتی ہے۔ مگر در حقیقت اسی میں انسانوں کے لیے تفکر کا عظیم خزانہ موجود ہے۔ زرعی علوم میں بیج کی ساخت اور نشو و نماء پر با قاعدہ مضامین پڑھائے جاتے ہیں۔ ایسے ہی انسانی تخلیق اور نشو و نماء پر میڈیکل سائنس میں عظیم انکشافات ہو رہے ہیں۔ یہ اس علم کی بدولت ہے جسے قرآن مجید نے تفکر کہا ہے۔ اسی تفکر و تدبر کی بدولت نئے نئے علوم و فنون کے در وا ہوتے رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔

14. امام بغوی سورۃ سباء کی اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے کفار و مشرکین کے الزام کا جواب دیتے ہوئے کہا، اگر تمھیں سمجھ نہیں آ رہی تو صرف ایک بات پر ہی کھڑے ہو جاؤ جس کا اللہ تعالیٰ تمھیں حکم دے رہا ہے، اے رسول مبین ﷺ ان سے فرما دیجئے کہ میں تمھیں صرف ایک کام کرنے کا حکم دیتا ہوں اور نصیحت کرتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔ کھڑے ہونے کا مطلب صرف بیٹھے ہوئے کھڑے ہونا نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اللہ تعالیٰ کی خاطر ڈٹ جانے سے ہے۔ جیسے یتیموں کے حقوق کی خاطر آواز بلند کرنا، جیسا کہ سورۃ النساء میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

{ قل إنما أعظكم بواحدةٍ } آمركم وأوصيكم بواحدة، أي: بخصلة واحدة، ثم بين تلك الخصلة فقال: { أن تقوموا لله } لأجل الله، { مثنى } أي: اثنين اثنين، { وفرادى } أي: واحدًا واحدًا، { ثم تتفكروا } جميعا أي: تجتمعون فتنظرون وتتحاورون وتنفردون، فتفكرون في حال محمد صلى الله عليه وسلم فتعلموا، { ما بصاحبكم من جنةٍ } جنون، وليس المراد من القيام القيام الذي هو ضد الجلوس، وإنما هو قيام بالأمر الذي هو في طلب الحق، كقوله: "وأن تقوموا لليتامى بالقسط" (النساء–127) . { إن هو } ما هو، { إلا نذير لكم بين يدي عذابٍ شديدٍ }[41]

14) قل إنما أعظكم بواحدةٍ أن تقوموا لله مثنى وفرادى ثم تتفكروا ما بصاحبكم من جنةٍ إن هو إلا نذير لكم بين يدي عذابٍ شديدٍ [42]

انسان کو اللہ تعالیٰ نے عقل و فراست اور شعور دیا ہے۔ اس کی روشنی میں ایک ایک، دو دو غور و فکر کریں۔ جو اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے کیا وہ صحیح نہیں ہے؟ کیا وہ معاذ اللہ جنون کی بات ہو سکتی ہے؟ جسے عقل و شعور سے سمجھا اور پرکھا جا سکے؟ کوئی بھی باشعور انسان اگر حضور نبی مکرم ﷺ کی حیات مبارکہ کا مطالعہ حقیقی معنوں میں عصبیت سے پاک ہو کر کرے تو وہ خود کہنے پر مجبور ہوگا کہ جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے بنیادی قوانین اور اصول دیئے ہیں وہ سچے ہیں۔ قرآن مجید کا یہ کہنا اس دور کے لیے بھی تھا اور دور حاضر میں بھی امت مسلمہ کے لیے مشعل نور ہے۔

15. امام بغوی سورۃ الزمر کی اس آیت مبارکہ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو موت اور حیات پر غور و فکر کی دعوت دی ہے۔ کچھ لوگ سوتے ہیں اور واپس بیدار ہو جاتے ہیں جب کہ کچھ لوگوں کی روح نیند کی حالت میں ہی قفس عنصری سے پرواز کر

جاتی ہے۔یعنی کہ وہ واپس بیداری میں نہیں آسکتے۔

امام بغوی کے بقول ہر شخص میں دو نفس پائے جاتے ہیں۔ایک زندگی کا نفس ہے اور یہ موت کے وقت ہی مر جاتا ہے اور دوسرا نفس امتیاز ہے جو جدا ہوتا ہے جب انسان سوتا ہے۔جوں ہی بیدار ہوتا ہے یہ نفس سانس لینے کے عمل میں دوبارہ شامل ہو جاتا ہے۔

ولكل إنسان نفسان: إحداهما نفس الحياة وهي التي تفارقه عند الموت فتزول بزوالها النفس، والأخرى نفس التمييز وهي التي تفارقه إذا نام، وهو بعد النوم يتنفس---.[43]

15) **الله يتوفى الأنفس حين موتها والتي لم تمت في منامها فيمسك التي قضى عليها الموت ويرسل الأخرى إلى أجلٍ مسمى إن في ذلك لآياتٍ لقومٍ يتفكرون** [44]

امام بغوی نے نفس کے متعلق ایک اور رائے بھی دی ہے کہ انسان نفس و روح کا مجموعہ ہے۔ نیند کے وقت نفس نکل جاتا ہے اور روح باقی رہ جاتی ہے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایک قول لے کر آئے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مطابق جب انسان سوتا ہے تو روح نکل جاتی ہے اور اس کی ایک شعاع موجود رہتی ہے۔اسی کی بدولت انسان خواب دیکھتا ہے۔جب انسان بیدار ہوتا ہے تو روح ایک سیکنڈ سے بھی کم وقفے میں دوبارہ داخل ہو جاتی ہے۔اسی لیے کہا جاتا ہے کہ نیند میں زندوں اور مردوں کی روحیں آپس میں ملتی ہیں اور جسے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے ملاقات کرواتا ہے اور وہ ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں۔جب وہ روحیں اپنے جسموں کی طرف لوٹنے لگتی ہیں تو اللہ تعالیٰ جن کو موت دینی ہوتی ہے انہیں پکڑ لیتا ہے اور وہ جسم مردہ ہو جاتے ہیں۔ایسے ہی جن روحوں کو واپس آنے کی اجازت مل جاتی ہے وہ لوٹ آتی ہیں اور جب تک ان کا وقت مقرر ہوتا ہے وہ جسم میں موجود رہتی ہیں۔

ويقال: للإنسان نفس وروح، فعند النوم تخرج النفس وتبقي الروح. وعن علي قال: تخرج الروح عند النوم ويبقى شعاعه في الجسد، فبذلك يرى الرؤيا، فإذا انتبه من النوم عاد الروح إلى جسده بأسرع من لحظة. ويقال: إن أرواح الأحياء والأموات تلتقي في المنام فتتعارف ما شاء الله، فإذا أرادت الرجوع إلى أجسادها أمسك الله أرواح الأموات عنده، وأرسل أرواح الأحياء حتى ترجع إلى أجسادها إلى انقضاء مدة حياتها.[45]

یہی موت و حیات کی کشمکش اور زندگی و موت کا آنا جانا اس دنیا میں غور و فکر کرنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی نشانی ہے۔انسان کو دور غفلت سے بیدار کرنے کے لیے واضح پیغام ہے کہ ہر روز کئی لوگ نیند کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی قدرت سے موت سے ہمکنار ہو جاتے ہیں۔ ہر انسان کو مقررۃ وقت تک کے لیے مہلت ہے کہ وہ اپنی زندگی کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے راستے پر گزارے۔

16. امام ابن کثیر سورۃ جاثیہ کی اس آیت مبارکہ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے جو کچھ زمین و آسمان میں ہے انسان کے لیے مسخر کر دیا ہے۔اب کس طرح وہ تسخیر کرتا ہے؟ کیا ذرائع اختیار کرتا ہے؟ یہ انسان کی اپنی عقل و شعور اور فکر و تدبر سے ممکن ہے۔ جہاں تک تسخیر کی بات ہے تو اس میں تمام ستارے، سیارے، پہاڑ، سمندر و دریا اور وہ تمام چیزیں شامل ہیں جن سے انسان نفع اٹھا سکتا ہے۔یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اس کا احسان ہے جس کا اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اس آیت مبارکہ کے ذریعے بیان کیا ہے۔اسی لیے اس نے فرمایا ہے

کہ جو کچھ ہے، سب کچھ اسی وحدہٗ لاشریک لالہ کے قبضہ اور تصرف میں ہے اور ان میں سے انسان کو مسخر کر کے دے دیا ہے۔

وسخر لكم ما في السموات وما في الأرض أي: من الكواكب والجبال، والبحار والأنهار، وجميع ما تنتفعون به، أي: الجميع من فضله وإحسانه وامتنانه؛ ولهذا قال: { جميعًا منه } أي: من عنده وحده لا شريك له في ذلك،[46]

16) وسخر لكم ما في السماوات وما في الأرض جميعًا منه إن في ذلك لآياتٍ لقومٍ يتفكرون[47]

شیخ السعدی اپنی تفسیر، تیسیر الکریم الرحمن في تفسیر کلام المنان میں لکھتے ہیں: یہ انسانوں پر فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اس تفکر اور تدبر کی نعمت کا شکر ادا کریں اور حد درجہ کوشش سے تدبر اور تفکر کے زریعے نئے افکار اور حکمت کی راہوں کو ہموار کریں۔

فهذا يوجب عليهم أن يبذلوا غاية جهدهم في شكر نعمته وأن تتغلغل أفكارهم في تدبر آياته وحكمه---[48]

17. امام ابن کثیر سورۃ الحشر کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: اگر پہاڑ قرآن مجید کو سمجھے اور غور کرے تو اپنی جسمات اور سختی کے باوجود خوف و خشیت سے ریزہ ریزہ ہو جائے۔ لیکن اے انسان! تجھے کیا ہو گیا ہے؟ تیرا دل نہیں خوف کھاتا اور نہ اللہ تعالیٰ کی خشیت سے لرزتا ہے۔

فإن كان الجبل في غلظته وقساوته، لو فهم هذا القرآن فتدبر ما فيه، لخشع وتصدع من خوف الله، عز وجل، فكيف يليق بكم أيها البشر ألا تلين قلوبكم وتخشع، وتتصدع من خشية الله،[49]

17) لو أنزلنا هذا القرآن على جبلٍ لرأيته خاشعًا متصدعًا من خشية الله وتلك الأمثال نضربها للناس لعلهم يتفكرون[50]

امام الطبری لکھتے ہیں: اللہ تعالیٰ حضور نبی کریم ﷺ سے فرما رہا ہے۔ اے رسول محتشم، اے خشیت سے لبریز قلب والے رسول ﷺ! اگر یہ قرآن مجید اس پہاڑ پر نازل ہوتا جو اپنی سختی میں معروف ہے، تو یہ اللہ تعالیٰ کے خوف و خشیت سے پھٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائے، پھر بھی اللہ تعالیٰ کا جو حق ہے اور تعظیم قرآن کا جو حق ہے وہ ادا نہ ہو گا۔

يقول جل ثناؤه: لو أنزلنا هذا القرآن على جبل، وهو حجر، لرأيته يا محمد يا خاشعًا؛ يقول: متذللا متصدعا من خشية الله على قساوته، حذرًا من أن لا يؤدي حق الله المفترض عليه في تعظيم القرآن،[51]

در حقیقت دور حاضر میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر نازل ہونے والے قرآن مجید کا حق ادا کرنا تو دور کی بات، پڑھنا بھی بھول گئے۔ مہینوں گزر جاتے ہیں اور قرآن مجید الماریوں میں سجا رہتا ہے۔ وہ قرآن مبین جس کو پڑھنے، سمجھنے، غور و فکر کرنے اور خشیعت حاصل کرنے کی غرض سے نازل کیا گیا تھا، بھلا دیا گیا ہے۔ دل سخت ہو گئے اور ان کی سختی پہاڑوں کی سختی کو بھی مات دیئے ہوئے ہے۔ اس قلبی زنگ، سختی اور آلودگی کی صفائی صرف قرآن مجید کی آیات بینات اور رب تعالیٰ کی نشانیوں میں غور و فکر کے اندر موجود ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل فرمایا تھا۔

18. سورۃ المدثر کی اس آیت مبارکہ کی تفسیر کے مطابق جب حضور نبی مکرم ﷺ تبلیغ اسلام کے فریضہ کو سرانجام دے رہے تھے، تو اس دوران سرداران قریش، (نعوذ باللہ) آپ ﷺ کی ذات مبارکہ پر مختلف قسم کی الزام تراشیوں اور لوگوں کو حضور نبی مکرم ﷺ کی

ذات پاک سے دور کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے تھے۔ جب بھی وہ جمع ہوتے تو اس بات پر غور و فکر کرتے رہتے کہ کسی طرح آپ ﷺ کو اپنے مقصد میں ناکام بنایا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک مرتبہ وہ ولید بن مغیرہ کے پاس گئے اور اس سے آپ ﷺ کے بارے میں سوال کیا تو وہ کہنے لگا کہ میں نے جب کلام سنا جو حضرت محمد ﷺ پڑھتے ہیں تو وہ نہ تو کسی انسان کا کلام ہے اور نہ ہی کسی جن کا کلام ہو سکتا ہے۔ اس میں ایک عجیب حلاوت اور اثر ہے۔ انہیں ولید بن مغیرہ سے اس قسم کے جواب کی توقع نہیں تھی۔ انہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ **[سحره محمد]** نعوذ باللہ حضرت محمد ﷺ نے اس پر جادو کر دیا ہے۔ جب ابو جہل نے اسے اکسایا اور طنز کے تیر برسائے تو وہ غصہ میں آیا اور قریش کی دل جوئی کے لیے کچھ دیر غور فکر کرنے کے بعد کہنے لگا، **ما هو إلا ساحر، أما رأيتموه يفرق بين الرجل وأهله ومواليه وولده؟ فهو ساحر فذلك قوله عز وجل: { إنه فكر } في محمد والقرآن { وقدر } في نفسه ماذا يمكنه أن يقول في محمد والقرآن.**[52]

جو حضرت محمد ﷺ کے پاس ہے وہ جادو ہے۔ کیا تم نے اس قبل دیکھا ہے کہ کوئی شخص کسی آدمی کو اپنے اہل و عیال، مال اور والدین سے دور کر دے؟ تو یہ جادو ہے۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ اس نے قرآن اور حضور نبی مکرم ﷺ کے بارے میں غور و فکر کیا اور مقرر کی وہ بات جو جھوٹ پر مبنی ہے اور کتنی بری بات ہے جو اس نے غور و فکر کرنے کے بعد کی ہے۔

18) إنه فكر وقدر[53]

اسی آیت مبارکی کی تفسیر کرتے ہوئے ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک اس نے، یعنی ولید بن مغیرہ نے اپنے دل میں حضور نبی مکرم ﷺ کے بارے میں برا سوچا اور سمجھا۔ یہاں تک کہ کہنے لگ گیا کہ وہ (نعوذ باللہ) جادو گر ہیں۔

{ إنه } يعني الوليد بن المغيرة { فكر } يعني تفكر في نفسه في أمر محمد صلى الله عليه وسلم { وقدر } أوله قال حتى إنه ساحر[54]

اسی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے ابن السعدی لکھتے ہیں: جو کچھ بھی اس نے اس بارے میں سوچا، اس کی تردید قرآن مجید نے کی ہے۔

ما فكر فيه، ليقول قولا يبطل به القرآن.[55]

اس آیت مبارکہ کی تفاسیر کی روشنی میں معلوم ہوتا ہے کہ فکر کا تعلق صرف درست فکر سے نہیں بلکہ اس فکر سے بھی ہوتا ہے جو گمراہی اور ضلالت کی طرف انسانی راہنمائی کرتی ہے۔ اگر انسان کی ذاتی شخصیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت خاص شامل حال نہ ہو تو انسان ذاتی خواہش اور طلب کے باوجود حقیقی فکر یعنی درست فکر سے دور رہتا ہے۔ اسی طرح صحبت صالحہ انسان کو درست فکر کی سمت راہنمائی کرتی ہے اور صحبت غیر صالح انسان کے فکر و کردار کو داغدار بنا دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید نے درست انداز میں غوو فکر کرنے پر زور دیا ہے اور اس فکر کا بطلان کیا ہے جو گمراہی اور جہالت پر مصر رہے۔

خلاصہ بحث

لغوی اعتبار سے فکر سوچ یا خیال ہے، لیکن اس کی مختلف صورتیں ہیں، ذہنی صلاحیت اور خارجی عوامل دونوں اس کی ہیئت اور صورت کا تعین کرتے ہیں۔اور فکر ان کے ذریعے اپنا رنگ تبدیل کرتی ہے۔ یہ زیادہ بھی ہو سکتی ہے اور کم بھی، مشہور بھی ہو سکتی ہے اور کم معروف بھی۔ فکر درست بھی ہو سکتی ہے اور غلط بھی۔ یہ بہت سارے افراد کے افکار کا مجموعہ بھی ہو سکتی ہے اور صرف فرد واحد کا ذاتی تدبر بھی۔ اسی طرح یہ سیکولر بھی ہو سکتی ہے اور مذہب کے دائرہ کے اندر بھی۔ یہ تہذیب کے دائرہ میں بھی ہو سکتی ہے اور باہر بھی معاشرے کی عکاس بھی ہے اور یہ مادر پدر آزاد بھی ہو سکتی ہے۔ یہ فانی بھی ہو سکتی ہے اور غیر فانی بھی، جس کے سامنے فانی دنیا کا انسانی ذہن اپنی تمام تر خداداد صلاحیتوں کے ساتھ سر بسجود ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جابجا اپنی نشانیوں پر اور کائنات میں موجود چیزوں پر غور و فکر پر زور دیا ہے۔ کائنات ارض و سماوی کے ہر فکر کے دھارے میں اللہ تعالیٰ کی نشانیاں موجود ہیں، جن کے واسطے رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: **كذٰلك يبين ٱلله لكم ٱلأيٰت لعلكم تتفكرون ۞** (56)

ترجمہ: یوں اللہ تعالیٰ اپنے احکام بڑی وضاحت سے بیان فرمارہا ہے۔تاکہ تم (دین اور دنیا دونوں کی بھلائی کے بارے میں) سوچو اور سمجھو۔ معاشرتی، معاشی، دینی اور سماجی ہر مسئلے کی فکر کا استعارۃ رب کائنات کی لاریب کتاب ہے۔ جس کے ہر ایک حرف سے نئی ایجادات اور افکار و معانی کے چشمے پھوٹتے ہیں۔

قرآن مجید کی فکر سے ایک اور اسلوب کی طرف بھی اشارہ ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی سوچ کو آزاد بنایا ہے۔ انسان کو دنیا میں ہر شے سے متعلق سوچ و بچار کرنی چاہیے۔ اسی آزاد فکر کی بدولت ہی انسان نئے انکشافات کرتا ہے۔ اگر دیگر مخلوقات کی طرح انسانی سوچ و بچار کا دائرہ بھی محدود ہوتا تو کبھی انسانی زندگی اتنی وسعت کی حامل نہ ہوتی۔ زندگی کا دائرہ وسعت قرآنی ہدایت تفکر کا نتیجہ ہے۔

ہر انسان کی زندگی میں وسعت آسکتی ہے۔ قرآنی ہدایت کے مطابق اگر انسان آسمانوں میں غور و فکر کرے تو یہ بلندی کائنات اور راز کائنات کے ساتھ روحانی بلندی کی طرف اشارہ بھی ہے۔ اگر انسان وقت اور نظام وقت میں غور و فکر کرے تو انسانی زندگی کے ساتھ ہر شے کا مقررۃ مدت میں فنا کا اشارہ ملتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

أو لم يتفكروا فيٓ أنفسهم ما خلق ٱلله ٱلسمٰوٰت وٱلأرض وما بينهمآ إلا بٱلحق وأجل مسمى وإن كثيراً من ٱلناس بلقآيٕ ربهم لكٰفرون (57)

ترجمہ: کیا انہوں نے اپنے من میں کبھی غور نہیں کیا کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے پیدا نہیں فرمایا (نظام) حق اور مقررۃ مدت (کے دورانیے) کے ساتھ، اور بے شک بہت سے لوگ اپنے رب کی ملاقات کے منکر ہیں۔

چونکہ عقل اور فکر کا کام یہ ہے کہ ہر معاملہ کو اچھی طرح الٹ پلٹ کر دیکھے اور پھر کسی صحیح نتیجہ تک رسائی حاصل کرے، اسی لئے عقل کو بھی قلب کہتے ہیں۔ انسانی دل کو قلب اس لئے کہتے ہیں کہ وہ عقل کے ساتھ مل کر سوچ و بچار کرتا ہے اور اس کے نتیجے میں الٹ پلٹ ہوتا

رہتا ہے۔أفلا يتدبرون ٱلقرءان أم علىٰ قلوبٍ أقفالهآ (58)

ترجمہ: کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے (لگے ہوئے) ہیں۔

چونکہ عقل اور دل دونوں مل کر سوچتے ہیں اس لئے یہ سوچنے کی صورت میں کہا جاتا ہے کہ اس کے عقل پر تالے لگ گئے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کے دل پر تالے لگ گئے ہیں۔ مذکورہ آیت میں غور و فکر کے فقدان کو دل پر تالے لگنے سے تعبیر کیا گیا ہے۔

اس تحقیق کی رو سے جو بات سامنے آئی ہے وہ یہ ہے کہ قرآن مجید کی 18 آیات میں لفظ فکر کے ساتھ غور و فکر کے مختلف پہلوؤں پر تدبر کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ان آیات میں کبھی پہاڑوں پر غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے، کہیں نیند پر،، کہیں تخلیق پر، کہیں نئے انکشافات پر اور کہیں احساسات پر غور و فکر کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ یہ تفکر اور تدبر انسانی راہ نجات ہے۔

مگر اس کا دوسرا زاویہ گمراہی بھی نکل سکتا ہے، اگر مناسب علمی اور روحانی رہنمائی میسر نہ آئے۔ فکر اور ایمان آپس میں جزو لاینفک ہیں۔ درست انداز، درست احکام اور درست علمی مباحث کے زریعے فکر پروان چڑھتی اور ایمان کو جلا نصیب ہوتی ہے۔ اندھی تقلید اور اندھی غور و فکر اور تحقیق گمراہی کے اندھیروں میں دھکیل سکتی ہے۔ صحبت صالح انسان کو روشنی کی طرف لے کر جاتی ہے۔ بے خدا جبینوں کو باخدا بنا دیتی ہے، جب کہ صحبت بد انسان کو کفر و ضلالت کی جانب راہنمائی کرتی ہے۔ مملکت خداداد پاکستان اور امت مسلمہ کو درست انداز اور درست سمت میں غور و فکر کی ضرورت ہے۔ قرآن مجید سے مناسب فکری راہنمای اور روشنی لے کر اندھیروں کو کافور کیا جاسکتا ہے۔

حوالہ جات

1: محمود مرتضٰی حسینی الزبیدی، تاج العروس، ،دارالفکر بیروت، 1994، ص: 359/7 -369

مولانا سعد حسن خان/پروفیسر صارم عبد الصمد، (مرتبین) المنجد، دار الاشاعت، مقابل مولوی مسافر خانہ، کراچی 1994، ص: 759

مولانا عبد الحفیظ بلیاوی، (مرتب)، مصباح الغات، سعید، ایچ۔ایم کمپنی ادب منزل پاکستان چوک، کراچی، اکتوبر 1981ء، ص: 643

2: مولانا وحید الزماں، القاموس الجدید، ادارہ اسلامیات 190، انار کلی، لاہور، جون 1990ء ص: 710-711

3: ایضاً

4: ایضاً

5: خواجہ عبد المجید، جامع الغات، جلد دوم، اردو سائنس بورڈ 299، اپر مال، لاہور، ص: 1414

اشرف ندیم، جدید اردو لغت، م طبع دوم 2004، مقتدرہ قومی زبان، پاکستان، ص: 527

6: سید احمد دہلوی، فرہنگ آصفیہ، جلد، سوم، اسلامیہ پریس شہر لاہور، 1898ء، ص 418

7: The Oxford (Thesaurus) dictionary, clarendon press oxford, 1997, page 236

منیر بعلبکی، المورد Al-Mawrid ، دار العلم للملائیین، بیروت، 1793، 2001، ص: 472

The Oxford (Thesaurus) dictionary, Ibid

[8]: Ibid

[9]: ڈاکٹر جمیل، جالبی، قومی انگریزی اردو لغت، مقتدرہ قومی زبان مکتبہ جدید پریس، لاہور، 1996ء، ص:1018

[10]: کلیات اقبال، علامہ محمد اقبال، ضرب کلیم، کافر و مومن، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، استقلال پیریس، لاہور، 1990، ص:558

[11] الدر المنثور،امام ابن ھجر العسقلانی،جلد2،ص 544

[12] سورۃ البقرۃ آیت 219

[13] تیسیر الکریم الرحمٰن فی تفسیر کلام المنان، عبد الرحمٰن بن ناصر بن سعدی،مؤسسۃ الرسالۃ،جلد1،ص 114

[14] سورۃ البقرۃ آیت 266

[15] الدر المنثور،امام ابن ھجر العسقلانی،جلد4،ص179

[16] سورۃ آل عمران 191

[17] تفسیر ابن ابی حاتم، أبو محمد عبد الرحمن بن أبي حاتم الرازي، جلد4،ص1296

[18] ایضاً

[19] سورۃ الانعام 50

[20] سورۃ الاعراف 176

[21] تفسیر الخازن،امام خازن،جلد2،ص315

[22] سورۃ الاعراف 184

[23] تفسیر ابن کثیر،جلد3،ص517

[24] سورۃ یونس 24

[25] تفسیر الطبری، أبو جعفر الطبري، مؤسسة الرسالة،جلد 15،ص55

[26] سورۃ الرعد 3

[27] تفسیر الخازن،امام خازن،جلد4،ص3

[28] سورۃ النحل 11

[29] تفسیر الطبری، أبو جعفر الطبري، جلد17،ص791

[30] تفسیر السعدی،جلد1،ص441

[31] سورۃ النحل 44

[32] الجامع لاحکام القرآن، امام قرطبی،جلد10،ص108

[33] سورۃ النحل 69

[34] تفسیر السعدی،جلد1،ص444

[35] تفسیر السعدی،جلد1،ص637

[36] سورۃ الروم 8

[37] إرشاد العقل السليم إلى مزايا القرآن الكريم، محمد بن محمد العمادي أبو السعود،ص52

[38] تفسیر ابن کثیر،جلد6،ص307

[39] سورۃ الروم 21

[40] تفسير ابن كثير،جلد6،ص308

[41] معالم التنزيل،أبو محمد الحسين بن مسعود البغوي، جلد6،ص405

[42] سورۃ سبا 46

[43] معالم التنزيل،أبو محمد الحسين بن مسعود البغوي، جلد7،ص122

[44] سورۃ الزمر 42

[45] معالم التنزيل،أبو محمد الحسين بن مسعود البغوي، جلد7،ص122

[46] تفسير ابن كثير،جلد7،ص266

[47] سورۃ الجاثیہ 13

[48] تيسير الكريم الرحمن في تفسير كلام المنان، ص776

[49] تفسير ابن كثير،جلد8،ص78

[50] سورۃ الحشر 21

[51] جامع البيان في تأويل القرآن، محمد بن جرير بن يزيد بن كثير بن غالب الآملي، أبو جعفر الطبري،جلد23،ص300

[52] معالم التنزيل،أبو محمد الحسين بن مسعود البغوي، جلد8،ص268

[53] سورۃ المدثر 18

[54] تنوير المقباس من تفسير ابن عباس،ابن عباس رضي الله عنهما، جلد2،ص115

[55] تيسير الكريم الرحمن في تفسير كلام المنان، عبد الرحمن بن ناصر بن السعدي،ص896

[56] : سورۃ البقرۃ :219

[57] :سورۃ الروم:7

[58] : سورۃ محمد: 24

References

Mahmoud Murtaza Husayni al-Zubaydi, Taj al-Aroos, Dar-ul-Fikr, Beirut, 1994, pp. 7/359-369
Maulana Saad Hasan Khan/ Prof. Sareem Abdul Samad, (Compiled) al-Manjad, Dar-ul-Pasat, Opposite Maulvi Musafir Khana, Karachi, 1994, p. 759
Maulana Abdul Hafeez Balawi, Misbah-ul-Ghaat, Saeed, H. M Company Adab Manzil Pakistan Chowk, Karachi, October 1981, p. 643
Maulana Waheed-uz-Zaman, Al-Qamoos al-Jadid, Institute of Islamic Studies 190, Anar Kali, Lahore, June 1990, p. 710-71 1
edict
edict
Khwaja Abdul Majeed, Jamia-ul-Ghaat, Vol. II, Urdu Science Board 299, Upper Mal, Lahore, p. 1414
Ashraf Nadeem, Modern Urdu Dictionary, 2004, Muqtadra National Language, Pakistan, p. 527
Sayyid Ahmad Dehlvi, Farhang Asifia, Vol. III, Islamia Press, Lahore, 1898, p. 418
The Oxford (Thesaurus) dictionary, clarendon press oxford, 1997, page 236
Munir Balbaki, al-Murd al-Mawrid , Dar-ul-Ilm al-Lil-Layyin, Beirut, 2001, 1793, p. 472
The Oxford (Thesaurus) dictionary, Ibid
Ibid
Dr. Jamil, Jalbi, National English-Urdu Dictionary, Official National Language Maktaba Modern Press, Lahore, 1996 , p. 1018

Allama Muhammad Iqbal, Zarb-e-Kaleem, Kafir Wa Momin, Iqbal Academy Pakistan, Lahore, Istiqlal Paris, Lahore, 1990 , p. 558
Al-Dar al-Manthoor, Imam Ibn Hajaral-Asqalani, Vol. 2, p. 544
SurahAl-Baqara Verse 219
Taseer al-Karim al-Rahman fi Tafsir Kalam al-Mannan, 'Abd al-Rahman ibn Nasir ibn Sa'di, Mu'sisat al-Risala, Vol. 1, p. 114
SurahAl-Baqara Verse 266
Al-Dar al-Manthoor, Imam Ibn Hajaral-Asqalani, Vol.4, p.179
SurahAl-Imran 191
Tafseer Ibn Abi Hatim, Abu Muhammad 'Abd al-Rahman ibn Abi Hatim al-Razi, vol. 4, p. 1296
edict
Surah Al-Anam 50
Surah Al-Araf 176
Tafsir al-Khazan, Imam Khazan, Vol. 2, p. 315
Surah Al-Araf 184
Tafseer Ibn Kathir, Vol. 3, p. 517
Surah Yunus 24
Tafsir al-Tabari, Abu Ja'far al-Tabari, Mussat al-Risala, Vol. 15, p. 55
Surah Al-Ra'ad 3
Tafsir al-Khazan, Imam Khazan, Vol. 4, p. 3
Surah Al-Nahl 11
Tafsir al-Tabari, Abu Ja'far al-Tabari, Vol. 17, p. 791
Tafsir al-Saadi, Vol. 1, p. 441
Surah Al-Nahl 44
Al-Jami al-Aqsa al-Qur'an, Imam Al-Qurtubi, Vol. 10, p. 108
Surah Al-Nahl 69
Tafsir al-Saadi, Vol. 1, p. 444
Tafsir al-Saadi, Vol. 1, p. 637
SurahAl-Rum 8
Irshad al-'Iqiq al-Salim, Al-Mazaya al-Qur'an al-Kareem, Muhammad b. Muhammad al-'Amadi, Abu al-Saud, p. 52.
Tafseer Ibn Kathir, Vol. 6, p. 307
SurahAl-Rum 21
Tafseer Ibn Kathir, Vol. 6, p. 308
Mu'alam al-Tanzeel, Abu Muhammad al-Husayn ibn Mas'ud al-Baghawi, vol. 6, p. 405
Surah Saba 46
Mu'alam al-Tanzeel, Abu Muhammad al-Husayn ibn Mas'ud al-Baghawi, vol. 7, p. 122
Surah Al-Zamar 42
Mu'alam al-Tanzeel, Abu Muhammad al-Husayn ibn Mas'ud al-Baghawi, vol. 7, p. 122
Tafseer Ibn Kathir, Vol. 7, p. 266
Surah Al-Ja'athiyyah 13
Taseer al-Karim al-Rahman fi Tafseer Kalam al-Mannan, p. 776
Tafseer Ibn Kathir, Vol. 8, p. 78
Surah Al-Hashr 21
Muhammad bin Jarir bin Yazid bin Kathir bin Ghalib al-Amli, Abu Ja'far al-Tabari, Vol. 23, p. 300
Mu'alam al-Tanzeel, Abu Muhammad al-Husayn ibn Mas'ud al-Baghawi, vol. 8, p. 268
SurahAl-Mudassar 18
Tanwir al-Maqbas min Tafseer Ibn 'Abbas, Ibn 'Abbas, Vol. 2, p. 115
Taseer al-Karim al-Rahman fi Tafsir Kalam al-Mannan, 'Abd al-Rahman ibn Nasir ibn al-Sa'di, p. 896.
SurahAl-Baqara : 219
SurahAl-Rum:7
Surah Muhammad: 24